السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

۔۔۔مسجد کی خطابت کے لیے موجودہ زمانے میں کیا کوئی علمی معیار ہونا چاہیے یا نہیں؟ ایسا آدمی جو نہ تو کسی مدرسہ کا پڑھا ہوا اور نہ ہی اس نے باقاعدہ کسی معلم سے دین سیکھا ہو حتی کہ دنیاوی تعلیم بھی حاصل نہ کی ہو خطابت (1) کے فرائض انجام دے سکتا ہے؟

۔۔۔ایک صاحب جو سکول میں ساتویں یا آٹھویں جماعت تک پڑھ سکے اور غالباً انہوں نے دینی تعلیم بالکل حاصل نہیں کی ترجمہ قرآن تک نہیں جانتے پیشہ کے اعتبار سے درزی (ٹیلر ماسٹر) تھے تقریباً 5 برس سعودی عرب (2) میں اسی حیثیت سے ملازمت بھی کرتے رہے ابتداء کچھ عرصہ تبلیغی جماعت کے ساتھ منسلک رہے ہیں اس لیے کچھ بول سکتے ہیں آج کل ایک مسجد کے خطیب بن بیٹھے ہیں کیا ایسے شخص کی اقتداء میں نماز پڑھنا اور انہیں خطابت کی ذمہ داری سونپنا درست ہے؟ جو لوگ اس کام میں ان کے مدد و معاون ہیں ان کے بارے اور خود خطیب موصوف کے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے؟ نماز کی امامت کے لیے پہلی شرط قرآن پاک کا زیادہ جاننا ہے کیا ایک حافظ قاری کی موجودگی میں ایک جاہل شخص کا از خود امامت کے لیے آگے بڑھنا اور امامت کا فریضہ ادا کرنا درست ہے؟

۔۔۔کافی عرصہ پہلے ایک خطیب صاحب سے یہ روایت سنی تھی کہ ایک بار حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کو وعظ کرتے سنا تو اس سے دریافت کیا کہ تم ناسخ و منسوخ کا علم جانتے ہو؟ جواباً اس نے نفی کا اظہار کیا (3) تو سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: "وعظ نہ کرو خود بھی گمراہ ہو گے اور دوسروں کو بھی کرو گے۔" کیا یہ روایت درست ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

یزید کے بارے میں تین قسم کی آراء ہیں۔

نا اہل لوگ خطابت و امامت کے قطعاً حقدار نہیں صحیح حدیث میں ہے:

«اذا وسد الامر الی غیر اہلہ فانتظر الساعۃ»

یعنی ''معاملات جب نا اہل لوگوں کے سپرد کردیئے جائیں تو قیامت کا انتظار کرنا چاہیے۔

اس کے ہم معنی اور بھی بہت ساری روایات ہیں جو کتب احادیث کی طرف مراجعت سے بآسانی دستیاب ہو سکتی ہیں اہل علم کے لائق کہ جاہلوں کے لیے مدد و معاون بنیں ورنہ اس جرم میں وہ بھی شریک کار سمجھے جائیں گے اہل کی موجودگی میں نا اہل کو فرائض کی ادائیگی کے لیے آگے کرنا امانت میں خیانت ہے جو جرم عظیم ہے جو قرآن میں ہے:

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَن تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَىٰ أَهْلِهَا ... سورة النساء ٥٨

اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں ان کے اہل کے سپرد کرو۔"

اہل کی موجودگی میں نا اہل کی اقتدا میں نماز نہیں پڑھنی چاہیے بصورت دیگر منتظمین و معاونین حضرات سب کے سب بارگاہ الٰہی میں جوابدہ ہوں گے خطرہ ہے کہ کہیں نمازیں ضائع نہ ہو جائیں پھر علماء کے بھی لائق نہیں کہ جرم یا گناہ ہوتا دیکھ کر خاموشی اختیار کریں قیامت کے دن ہر آدمی سے اس کی ذمہ داری کی بازپرس ہو گی اللہ رب العزت ہم میں فہم دین پیدا فرما کر فرائض کی ادائیگی کی کما حقہ توفیق بخشے آمین!

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول علامہ بدرالدین زرکشی کی کتاب البرہان فی علوم القرآن" میں موجود ہے۔ ملاحظہ ہو: (2/34)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ

ج1ص772